Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۲ ذوالحج ۱۳۹۷ھ ۲۴ نبوت ۱۳۵۶ہش ۲۴ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الاضحٰی کی مبارک تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

اِس عید کا تعلق فریضۂ حج اور ذبحِ عظیم سے ہے جس سے یہ مقصود ہے کہ ہم اپنی پوری زندگیاں خدا کی خاطر قربان کر دیں

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ (۲۲ نبوت ۱۳۵۶ھش/۲۲ نومبر ۱۹۷۷ء) آج یہاں پر ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جلیل الشان قربانی کی یاد میں عید الاضحٰی کی مقدس و بابرکت اسلامی تقریب سادہ اور پُروقار طریق سے منائی گئی۔ نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اِس تقریب میں اہلِ ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ مختلف بیرونی مقامات سے بھی بکثرت احباب اپنے پیارے امام کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نمازِ عید ادا کرنے، خطبہ سُننے اور اجتماعی دعا میں شرکت کے بعد جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی انہوں نے اپنے اپنے گھروں میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی اتباع میں قربانیاں کیں اور گوشت اعزّاء و اقرباء کے علاوہ ایک خاص تنظیم کے ماتحت غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے نو بجے صبح بذریعہ کار جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ نمازِ عید پڑھانے کے بعد حضور نے جملہ افرادِ جماعت کو عید کی مبارکباد دی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج قربانیوں کی عید ہے اِس عید کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے فریضۂ حج کا تعلق بیت اللہ کے ساتھ ہے اور بیت اللہ کا تعلق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کے ساتھ ہے کہ جو وجہِ پیدائشِ کائنات ہیں اور جو پیدائشِ آدم سے بھی پہلے سے خاتم الانبیاء تھے قرآن کریم کی آیت اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (آل عمران ۹۷) کے مطابق بیت اللہ کو النّاس کے لئے تعمیر کیا گیا اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ۱۱۱) میں اُمّتِ محمدیہ کو النّاس کے لئے خیرِ اُمّت قرار دیا گیا ہے گویا جن لوگوں کے لئے خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا انہی کے لئے اِسی اُمّت کو پیدا کیا گیا۔

حضور نے فرمایا درحقیقت اِس عید کا تعلق محض دُنبوں، بھیڑوں، بکریوں، گائے اور اُونٹوں کی قربانی سے نہیں ہے بلکہ ذبحِ عظیم سے ہے اور ذبحِ عظیم سے مراد محض جانوں کی قربانی نہیں ہے بلکہ خدا کی خاطر پوری زندگی کو قربان کرنے سے ہے ہمارا یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ زندہ رہ کر پوری زندگی میں قربانی پیش کرنے نسبت جان دے دینا زیادہ آسان ہے۔ ذبحِ عظیم دراصل یہ ہے کہ انسان اپنی تمام خواہشات اور امنگوں کو چھوڑ کر محض خدا کی خاطر اپنی پوری زندگی قربان کر دے۔ اِس عید کے موقع پر جو قربانیاں دی جاتی ہیں وہ دراصل اسی قربانی کی نشان دہی کرتی ہیں جس کا تعلق زندگی کی قربانی سے اور مال کی قربانی سے ہے چنانچہ فریضۂ حج ادا کرنے والے لاکھوں لوگ اپنا مال بھی خرچ کرتے ہیں اور وقت بھی خرچ کرتے ہیں۔ یہ فریضہ ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ بیت اللہ کو جن مقاصد کے لئے تعمیر کیا گیا اور جن کی خاطر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی پیدا ہوئی ان مقاصد کی تعمیل میں ہر سچے مسلمان کی پوری زندگی بسر ہونی چاہیئے خصوصاً موجودہ زمانہ میں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بپا ہونے والا روحانی انقلاب اپنے عروج تک پہنچنے والا ہے اور اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آکر نوعِ انسانی کو اپنے جھنڈے تلے جمع کرنے والا ہے۔ مقاصدِ بیت اللہ کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب پوری تندہی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو ان مقاصد کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور پھر انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا آؤ اب ہم سب مل کر دعا کریں اپنے لئے بھی، جماعت کے لئے بھی اور اِس کرۂ ارض پر بسنے والی تمام انسانیت کی بہتری کے لئے بھی۔

اِس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا، انشاء اللہ

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احبابِ کرام اِس للّٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اِس مقدس اجتماع کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل ۱۹ دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کو چاہیئے کہ وہ سو کام کا حرج کر کے بھی جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لاویں

خود بھی آؤ اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لاؤ تا تمہاری اولاد کا سلسلہ سے تعلّق قائم رہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسمبر ۱۹۳۷ء میں جلسہ سالانہ کے متعلق جو اہم ہدایات دی تھیں ان کا ایک حصّہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"جلسہ سالانہ پر جو پہنچ سکتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ساری جماعت کی طرف سے اُن پر ایک خاص ذمّہ داری ہے جسے ادا کرنے کی کوشش ان کا اوّلین فرض ہے اور وہ یہ کہ جب کہ ساری جماعت اس موقع پر نہیں پہنچ سکتی تو ہر علاقہ کے مَردوں، عورتوں اور بچّوں میں سلسلہ کی رُوح زندہ رکھنے کے لئے جو پہنچ سکتے ہیں انہیں سو کام کا حرج کر کے بھی آنا چاہیئے تا ان کا آنا دوسروں کے نہ آسکنے کے نقصان کا ازالہ کر دے۔ دُنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ترقی کے شروع ہونے پر سُست ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں اب جماعت بہت ہو گئی ایسے لوگوں کو مَیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ مَیں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آجاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں اُن کی اولادوں میں احمدیّت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچّوں کو احمدیّت کی تعلیم سے ابھی واقفیّت نہیں ہوتی مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابّا ہمیں لے چلو۔ اِس طرح بچپن میں ہی اُن کے قلوب میں احمدیّت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی احمدیّت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچّوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع اُن پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچّہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدّت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلّی پاتا ہے اور یہ اجتماع اُس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں اور کبھی نہ کبھی اُن کے بچّے کا اصرار بچّے کو جلسہ پر لانے کا محرّک ہو جاتا ہے جس کے بعد دوسرا قدم وہ اُٹھتا ہے جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

پس ان ایّام میں آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔

پس ہماری جماعت کو یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر نہ صرف خود آنا چاہیئے بلکہ اپنے ہمسایوں، اپنے عزیزوں کو بھی ساتھ لانا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ایّام میں بے احتیاطیاں دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدّس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا اُس کی سرزنش کا مستحق ہوتا ہے۔ جس طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سُننے میں صرف کرنے یا مقدّس مقامات کی زیارت کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسہ پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں کہ ہم محض رسم پُوری کرنے نہیں چلے بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے اور جب علیحدہ ہوں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔"

(الفضل ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے کیلئے نام لکھوائیں

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیّہ)

ربوہ کی خواتین و طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۶ تا ۲۹ر نومبر یعنی ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار اور منگل صبح گیارہ بجے سے ایک بجے تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے کے لئے نام لکھے جائیں گے۔ براہِ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لا کر نام لکھوا لیں۔ باہر کی لجنات بھی جلسہ سالانہ پر کام کرنے کے لئے نام بھجوائیں اور جس بچی کا نام بھجوائیں اس کی عمر ضرور ساتھ تحریر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو

مکہ معظمہ میں کیوں آباد کیا گیا تھا؟

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

قرآن مجید خدا تعالیٰ کی وہ مقدس کتاب ہے جس کی عظمتِ شان میں وہ خود کہتا ہے:

"ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ"

کہ یہی وہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جس کی عظمتِ شان میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

اس کی تمام صداقتیں ازلی اور ابدی ہیں اور سب ہدایتیں اکمل و اعلیٰ ہیں۔ ان میں کوئی بات بھی ظن و تخمین سے یا بلا دلیل و حجت نہیں کہی گئی اور نہ ہی اس میں وہم کی بناء پر کسی پر تہمت لگائی گئی ہے۔

یہ وہ عظیم الشان اصل ہے جس کی بنیاد پر قرآن مجید میں ان تمام الزاموں کی تردید کی گئی ہے جو پہلی آسمانی کتابوں میں رد و بدل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس انبیاء پر لگائے گئے تھے اور دلائل و براہین سے ان کو باطل بھی ثابت کیا گیا ہے اور حقائق و واقعات کی رو سے تمام انبیاء کے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کو واضح کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نبی اور رسول تھے۔ جن کی شان میں قرآن مجید میں وارد ہے:-

"اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاہٌ مُّنِیْبٌ" (ھود: ۷۶)

کہ حضرت ابراہیمؑ بڑے ہی دردمند دل اور حلیم الطبع اور خدا کے حضور جھکنے والے انسان تھے۔ جن کو جب یہ معلوم ہوا کہ قوم لوط تباہ ہونے والی ہے تو (یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ) آپ خدا تعالیٰ سے ان کے لئے جھگڑنے لگے اور اسی طرح آپ کی دردمندی اور حلیم الطبعی کا یہ بھی ثبوت ہے کہ آپؑ نے اپنے مشرک باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگی تھی۔

مگر آہ! یہ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ وہ ابراہیمؑ جو اس قدر دردمند اور حلیم الطبع انسان تھا۔ اس کی سنگدلی اور قساوت قلبی کو بائیبل میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے انتہائی بڑھاپے کے نورِ نظر اور لختِ جگر حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہ کو اس لئے بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دیا تھا کہ آپ کی بیوی حضرت سارہ کو یہ ڈر تھا کہ وہ ان کے بیٹے حضرت اسحاقؑ کے ساتھ ورثہ ابراہیمی میں حق دار ٹھہرے گا۔ چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے کہ:-

"سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو اس کے ابراہام سے ہوا تھا، ٹھٹھے مارتا ہے۔ تب اس نے ابراہام سے کہا کہ اس لونڈی کو اور اس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحاقؑ کے ساتھ وارث ہوگا۔"

(پیدائش ۲۱: ۹ تا ۱۰)

ظاہر ہے کہ بائیبل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپؑ نے اپنے لختِ جگر و نورِ نظر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس لئے گھر سے نکال دیا تھا کہ آپؑ کی بیوی حضرت سارہ کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ آپؑ کے بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ساتھ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے ورثہ میں شریک ہوں۔ اس لئے کہ وہ ان سے نفرت کرتی تھیں اور ان کو گھر سے نکالنا چاہتی تھیں۔ جس میں وہ بالآخر کامیاب ہو گئی تھیں اور آخر ایک دن وہ بھی آیا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو دور ملکِ حجاز میں ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تھے تاکہ وہ وہاں بھوک پیاس سے مر جائیں۔

غور فرمائیے! کہ بائیبل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کو داغدار بنانے کے لئے ان پر کس قدر سنگین الزام لگایا ہے؟ کہ وہ اپنی ایک بیوی اور اس کے بچے کو خوش کرنے کے لئے اپنی دوسری بیوی اور بچے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تھے جہاں کھانے پینے کو کچھ بھی دستیاب نہ تھا تاکہ وہ وہاں بھوک پیاس سے مر جائیں۔

اور ستم یہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی بعض قدیم و جدید مفسرین ایسے موجود ہیں۔ جو اسرائیلی روایات کی اتباع میں یہ مانتے ہیں اور اسی کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ محترمہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت سارہ کو خوش کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں آباد کیا تھا حالانکہ قرآن مجید بار بار اس کی تردید کر رہا ہے اور یہ بانگِ دہل بدلائل و براہین اس کے بطلان کو ثابت کر رہا ہے۔ چند قرآنی دلائل پیشِ خدمت ہیں:-

دلیل اوّل:

خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بلندیٔ شان اور عظمتِ کردار کو نمایاں کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ" (البقرہ: ۱۲۵)

اور یاد کرو جب حضرت ابراہیم کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ تب ابراہیم نے کہا کہ میری ذریت میں سے بھی امام بنائیو تو اللہ نے فرمایا ہاں! مگر میرا یہ وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اندرونی نیکی اور تقویٰ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہا تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مخفی طاقتیں اور قابلیتیں ان کو معلوم ہو جائیں تو...... تعالیٰ نے ان کو کچھ احکام دیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان احکام کو پورا کر دیا اور اس طرح دنیا کو معلوم ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں اطاعت اور قربانی کی جو اعلیٰ قابلیتیں ودیعت ہیں، وہ دوسروں میں نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیں (دیکھو) .... ان کو حکم دیا کہ وہ ہاجرہ اور اسماعیلؑ کو ایک وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ وہ ان کو وہاں چھوڑ آئے اور اس امتحان میں کامیاب ہو گئے اور اس طرح سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہر بات پر لبیک کہنے والے ہیں۔ خواہ بادی النظر میں وہ کتنی ہی بھیانک اور خوفناک کیوں نہ ہو۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۱۵۶)

چنانچہ اس امتحان میں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر فرمایا:-

"اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا"

کہ اے ابراہیمؑ! اب تک تو حضرت نوح علیہ السلام کی جماعت میں سے ایک تابع نبی مگر میں تیری اس بے مثال قربانی اور شاندار کامیابی کی وجہ سے تجھے تمام دنیا کے لئے امام یعنی نمونہ بناؤں گا

چنانچہ یہ نمونہ آپ آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے بنتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:-

"قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ" (ممتحنہ)

کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان پر ایمان لانے والے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

پس قرآن مجید کی یہ آیۂ کریمہ اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ محترمہ کو اپنی بیوی حضرت سارہ اور ان کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ کو خوش کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں آباد نہیں کیا تھا بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء سے ایسا کیا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ عرب کی سرزمین میں وہ عظیم الشان نبی پیدا کرنے والا تھا جو دو جہانوں کے لئے رحمت بننے والا تھا۔

دلیل دوم:

قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں ایک اور جگہ پر خدا تعالیٰ نے اس حقیقت کو یوں پیش کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچپن ہی سے اپنی زندگی [illegible] کے لئے [illegible] تھا اور اس کے ارشاد پر [illegible] ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" (البقرہ: ۱۳۲)

یاد کرو اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو کہا تھا "اَسْلِمْ" کہ اے ابراہیمؑ! اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کر دے تو آپ نے کمال جذبۂ تسلیم و رضا سے عرض کیا تھا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ اے رب العالمین! میں تو اپنا سب کچھ تیرے حوالے کر چکا ہوں اور اب میرے پاس اپنا کچھ نہیں رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قرآنی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"عربی زبان میں اَسْلِمْ کے ساتھ اِلٰی کا صلہ استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں اِلٰی کی بجائے لام صلہ استعمال کیا گیا ہے ...... اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب خدا تعالیٰ کے حکم کے جواب میں اَسْلَمْتُ کہا تو یہ مضمون تو اس میں خود بخود آگیا کہ میں خدا تعالیٰ کا فرمانبردار ہو چکا ہوں کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کا ہی فرمانبردار ہونا تھا۔ نہ کسی اور کا۔ پس یہاں لام کا صلہ استعمال کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے متعلق اپنی فرمانبرداری کا اظہار کرنا چاہتے تھے بلکہ درحقیقت اس میں اَسْلَمْتُ کہنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ میں اپنے کام خدا تعالیٰ کو اس لئے نہیں سونپتا۔ اور اس وجہ سے اس کی فرمانبرداری نہیں کرتا کہ مجھے کوئی مادی نفع حاصل ہو۔ بلکہ میں رب العالمین خدا کی خاطر ایسا کرتا ہوں تاکہ وہ مجھے مل جائے کیونکہ وہ میرا اور سب جہان کا رب اور محسن ہے اور میں اس سے جدا رہنا پسند نہیں کرتا۔ گویا یہ ایک زائد مضمون ہے جو انہوں نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے (کیونکہ) انہیں یہ حکم ہوا کہ "اَسْلِمْ" یعنی اے ابراہیمؑ! میں تجھے صرف یہی نہیں کہتا کہ تو کسی بت کو سجدہ نہ کر بلکہ میں تجھے یہ بھی کہتا ہوں کہ تو اپنے دل کے خیالات بھی کلی طور پر میری اطاعت میں لگا دے اور ابراہیمؑ نے اس کے جواب میں فوراً کہا ہے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اے خدا میرے جسم کا ذرہ ذرہ تیرے آگے قربان ہے میری عقل اور میرا علم اور میرا ذہن سب تیرے احکام کے تابع ہیں اور میری ساری طاقتیں اور ساری قوتیں رب العالمین خدا کی راہ میں لگی ہوئی ہیں گویا انہوں نے بتایا کہ میری زندگی اپنے ذاتی مفاد کے لئے نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کے لئے وقف ہے اور رب العالمین خدا کی ربوبیت میں ساری مخلوق کی شفقت میرے پروگرام میں شامل ہے۔" (تفسیر سورہ بقرہ)

گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ کہہ کر ایک تو اس طرف اشارہ کیا ہے کہ میرے تو جسم اور روح کا ذرہ ذرہ پہلے ہی حضور کی راہ میں قربان ہے حضور جیسا چاہیں مجھ سے معاملہ کریں اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ کر اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے تو صفت رب العالمین کے ماتحت اپنے آپ کو ساری دنیا کے لئے وقف کر دیا ہے۔ چنانچہ یہی وہ مقام ہے جہاں آپ نے یہ دعا مانگی تھی:۔

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ"

کہ الٰہی آئندہ دنیا میں جو عظیم الشان رسول کھڑا کیجیو وہ میری اولاد میں سے ہو جو مکہ معظمہ میں آباد ہو چنانچہ یہی وہ رسول ہے جو کس شان میں فرماتا ہے:۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ"

پس قرآن مجید کی یہ آیہ کریمہ اس امر کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ جس کا مزید روشن ثبوت یہ ہے کہ اس قربانی کے نتیجہ میں دنیا میں جب آشکارا ہوا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

(باقی)

عذاب دوزخ سے متعلق اسلامی نظریہ

مکرم عبد الباسط طارق صاحب بٹ، گوجرہ ضلع فیصل آباد

دوزخ کے عذاب سے متعلق مختلف مذاہب کے مختلف عقائد ہیں۔ بعض تو اپنے ہم مذہبوں کو چھوڑ کر تمام بنی نوع انسان کا مقام ابدی جہنم قرار دیتے ہیں اور اگر اپنے لئے سزا ہوئی تو ایاماً معدودۃ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

لیکن اسلام اس کے مقابلے پر جہنم کو ایک عارضی مقام دار الشفاء اور مقام اصلاح بتاتا ہے چنانچہ عقل و نقل اس کی تائید کرتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مخفی اور پوشیدہ امور کی حقیقت کو سمجھانے کا یہ طریق اختیار کیا ہے کہ وہ ظاہری امور کو پیش کر کے باطنی اور مخفی امور کو سمجھاتا ہے چنانچہ اس لحاظ سے ہم یقین رکھتے ہیں کہ دوسری زندگی میں بھی اس کی صفات کا ظہور بالکل اسی طرح ہوگا۔

اسی طرح اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی رحمت اور انعام و اکرام زیادہ اور عذاب کم ہوتا ہے۔ عذاب کبھی کبھی آتا ہے۔ انعام و اکرام اور رحمت و شفقت کا زمانہ زیادہ ہوتا ہے نیز وہ انبیاء اور مرسلین سے کئے گئے انعامی وعدے تو پورا کرتا ہے لیکن عذاب کی پیشگوئیاں ذرا سی تبدیلی یا ارادہ کی تبدیلی سے منسوخ ہو جاتی ہیں یا اخیر میں ڈال دی جاتی ہیں۔ پس اس کا یہ سلوک بتاتا ہے کہ وہاں بھی اس کا رحم۔ دوزخ کی آگ اور جہنم کے عذاب پر آخر غالب آئے گا۔

نیکی اور بدی کی جزا میں باہم تفاوت بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک وقت بدی کی سزا ختم ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ
فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا"
(انعام: ع ۲۰)

یعنی یہ کہ نیک لوگوں کو ان کی نیکی کا دس گنا اجر دیا جائے گا اور بدی کرنے والے کو بدی کے برابر سزا دی جائے گی۔ ایک دوسری جگہ ایک نیکی کا سات سو گنا سے بھی بڑھ کر بدلہ دینے کی امید دلائی گئی ہے۔

ایک جگہ سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ
اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ
كُلَّ شَیْءٍ"

یعنی میں اپنا عذاب تو جس کو چاہوں گا پہنچاؤں گا لیکن میری رحمت ہر ایک چیز پر وسیع ہے

پس ان آیات کی روشنی میں ایک وقت جہنم کو ختم ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم میں جہاں بھی دوزخ اور جنت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں جنت کے لئے ایسے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں جن سے ان کا ابدی ہونا اور غیر منقطع ہونا ثابت ہوتا ہے ان الفاظ کا دوزخ کے لئے استعمال نہ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ غیر منقطع نہیں بلکہ عارضی ہے اگرچہ اس کا وجود بھی صدیوں تک رہے گا۔

جنت کیلئے یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں:۔

"عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ" (ھود)

کہ وہ ایسی عطا ہے جو ختم نہ ہوگی۔ ایسے ہی کئی مقام پر فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ کہ ان کے لئے غیر منقطع انعام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کو اپنی رحمت کا مظہر قرار دیا ہے۔ (سورہ ہود ع)

ایک دوسری جگہ اس کیلئے اپنا عبد بننا مقصود اور اللہ تعالیٰ کا مقرب ہونا لازمی قرار دیا ہے پس اگر انسانوں کا ایک حصہ ابدی اور دائمی طور پر مورد غضب الٰہی اور خدا تعالیٰ سے دور و مہجور رہے تو پھر نعوذ باللہ ان آیات کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جو منشاء الٰہی اور اس کی شان کے خلاف ہے،

ہمیشہ اور ابدی عذاب میں رکھنا جہاں اس کی فعلی شہادت اور فیصلہ کے خلاف ہے، وہاں اس کی صفات کے بھی خلاف ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات نہایت نامعقول اور خدائے عزوجل کی صفات کاملہ کے برخلاف ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کی صفات قہریہ ہی جلوہ گر ہوتی رہیں اور کبھی صفت رحم و عفو کی جوش نہ مارے اور صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۱)

* یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے مجرم دوزخ میں ڈالے جائیں اور پھر صفات کرم و رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اور پھر بطور موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۵)

تصحیح

الفضل ۵ نومبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ پر خاکسار کی طرف سے ایک اعلان وفات میں رحیم یار خان کے احمدی بزرگ کا نام سہواً کرم داد شائع ہو گیا ہے اصل نام اللہ داد ہے قارئین تصحیح فرمالیں

(عبد الباری قیوم ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

مجھے اپنی دکان سے ایک زنانہ گھڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر لے جائیں۔

(اسماعیل اختر۔ اختر سٹوڈیو ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۲۸

میں نسیم احمد چوہدری ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن میانوالی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰۰/- روپیہ (نو صد روپے) ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نسیم احمد چوہدری مینیجر یو۔بی۔ایل P/9 کالونی میانوالی۔

گواہ شد۔ وسیم احمد چیمہ ولد غلام نبی صاحب چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال۔

مسل ۲۳۳۲۹

میں آمنہ نسیم زوجہ نسیم احمد صاحب چوہدری قوم راجپوت پیشہ گھرداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند۔/۲۰۰۰ روپے

زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی۔/۴۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ نسیم زوجہ نسیم احمد صاحب چوہدری کلوریاں سٹریٹ میانوالی۔

گواہ شد۔ وسیم احمد چیمہ ولد چوہدری غلام نبی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد۔ نسیم احمد چوہدری خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۰

میں عائشہ بی بی بیوہ مستری بشیر احمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ برس پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی نصف تولہ مالیتی۔/۳۰۵ روپے

حق مہر/۱۲۵ روپے جو وصول نہیں ہوا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عائشہ بی بی بیوہ بشیر احمد صاحب ۱۶/۲۷ دار النصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد ولد بشیر احمد صاحب

گواہ شد۔ نذیر احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۱

میں مولا بخش ولد میاں کھیوا صاحب قوم ہنجرا عمر ۷۷ سال بیعت خلافت ثانیہ۔ ساکن چھنیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مولا بخش ولد میاں کھیوا صاحب چھنیاں نزد دین شاہ سپاہی قریشی نزد ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد نواز معلم وقف جدید دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی اے بی ایڈ ولد حکیم چوہدری احمد علی صاحب امجد محلہ گڑھا چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۲

میں عنایت اللہ زاہد ولد عطاء اللہ صاحب درویش قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عنایت اللہ زاہد c/o حبیب کریانہ سٹور کنری ضلع تھرپارکر حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ منتظم تربیت ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ مظفر احمد ولد ذوالفقار علی صاحب درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۳

میں رانا محمد صدیق ولد فضل دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو/۱۵۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد صدیق خادم مسجد احمدیہ محلہ راجیوالی۔ چنیوٹ

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب محلہ گڑھا چنیوٹ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی اے بی ایڈ ولد حکیم احمد علی صاحب امجد c/o پرنس واچ کمپنی چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۴

میں صاحب بی بی زوجہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب قوم سپل پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند۔/۳۲ روپے

مکان نمبر ۲۱/۱۵ واقع دار النصر برقبہ ۱ کنال مالیتی ۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صاحب بی بی زوجہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب محلہ عاقل والا پنڈی بھٹیاں c/o ۶/۲۰ ریلوے روڈ ربوہ۔

گواہ شد۔ حافظ محمد عبد اللہ صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۳۵

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۷۶ گرام مالیتی۔/۴۱۰۴ روپے

حق مہر بذمہ خاوند۔/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں ۱۴/۴۵ دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبد الکریم ۱۷/۵۲ دار العلوم شرقی

گواہ شد۔ ماسٹر عبد المنان دار العلوم غربی ربوہ۔

درخواست دعا

بہت سے احمدی بھائی اور بہنیں امسال بی۔اے اور بی۔ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الباسط طارق۔ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

(قسط ۳)

اجلاس پنجم

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پانچویں اجلاس کی کارروائی ۵ر نومبر بروز ہفتہ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو محترمہ ثریا خانم صاحبہ نے کی۔ ناہید صبوحی صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر نمائندہ پشاور نے "دعا کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ ۳ بجکر ۴۷ منٹ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درسِ حدیث دیا۔ آپ نے مختلف احادیث کے ذریعہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی اہمیت کو واضح کیا اور احمدی خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر سیکرٹری صاحبہ تربیت و سیکرٹری صاحبہ مال نے ہدایات پڑھ کر سنائیں ۵ بجکر ۳۵ منٹ پر نمائندہ لاہور نے اپنے خطاب میں احمدی خواتین کو اسلامی اخلاق کو رواج دینے۔ اسلامی طریقِ زندگی اختیار کرنے۔ غیر اسلامی رسوم کو چھوڑنے اور اپنا بہترین نقش دوسروں کے دلوں پر ثبت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پانچویں اجلاس کے دَوران کھیل کے میدان میں ناصرات الاحمدیہ کے مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔

کھیلوں میں منصفین کے فرائض خاکسار امۃ النصیر ارشد، محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ، محترمہ امۃ الکافی صاحبہ اور محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ مغرب سے قبل ہمارے پانچویں اجلاس کی کارروائی ختم ہو گئی۔

اجلاس ششم

چھٹا اجلاس رات ساڑھے سات بجے شروع ہوا جس میں اٹھائیسویں مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں ۳۰۰ نمائندگان و زائرات نے شرکت کی۔ تجاویز پر غور اور فیصلہ کے بعد رات ساڑھے دس بجے اجلاس ختم ہو گیا۔

اجلاس ہفتم

ساتویں اجلاس کی کارروائی تیسرے روز ۶ر نومبر کی صبح ۸ بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ ناہید صبوحی صاحبہ نے کی۔ محترمہ شمس النساء صاحبہ نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد مقابلہ بیت بازی شروع ہوا اس مقابلہ میں ربوہ، کراچی، پشاور، لاہور اور گوجرانوالہ کی آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ اور محترمہ اُمِّ مامون صاحبہ نے سرانجام دئے۔ ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر مقابلہ حُسنِ قراءت شروع ہوا جس میں ۱۵ ممبرات نے شرکت کی منصف کے فرائض محترم قاری محمد عاشق صاحب نے سرانجام دئے۔ سورہ رحمٰن کی پہلی ۱۵ آیات کی تلاوت کی گئی۔ بعدہٗ ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیم" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد ۱۱ بجکر ۳۲ منٹ پر فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا جس کے لئے وقت ۳ منٹ فی تقریر دیا گیا۔ اس میں ۴ مقررات نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ رضیہ درد صاحبہ محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ لاہور اور محترمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ نے سرانجام دئے۔ ایک بجکر ۴ منٹ پر انگریزی تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں ۱۱ مقررات نے حصہ لیا وقت ۵ منٹ فی تقریر دیا گیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الرشید شائستہ صاحبہ نے سرانجام دئے۔

مقابلہ جات کے اختتام پر ۲ بجکر ۵ منٹ پر محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ ناروے نے خطاب کیا۔ ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ و سالانہ اجتماع کا ایک مقصد جذبۂ اطاعت اور تنظیم پیدا کرنا بھی ہے۔ ۱۹۷۴ء سے غیر ملکی احمدی خواتین ہمارے اجتماعات میں بہت زیادہ آرہی ہیں جن کی نظریں ہماری ایک ایک بات کو دیکھتی ہیں اس لئے ہمیں اپنی چھوٹی سے چھوٹی بات کی بھی اصلاح کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

نظم و ضبط اور جذبۂ اطاعت کا تعلق اس دُنیا کی پیدائش سے ہے تخلیقِ آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہ حکم آسمانوں پر تھا لیکن زمین پر جب بھی گمراہی پھیلی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے اپنے پاک نبی بھیجے اور انسانوں کو ان کی اطاعت اور نظام سے وابستگی کا حکم دیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مُحسنِ انسانیت تشریف لائے۔ آپؐ نے اطاعت کا سب سے پہلا سبق نماز میں دیتے ہوئے فرمایا کہ امام کی ہر آواز اور حرکت کے ساتھ تمہاری حرکت ہونی چاہیئے۔

محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ امام کے نمائندے امام کی جگہ امیر ہوتے ہیں اس لئے ان کی اطاعت بھی لازم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی بات میں بھی کبھی بڑوں کو اور کبھی چھوٹے بچّوں کو سب پر امیر بنایا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج غرضیکہ ہر اسلامی کام میں قوانین کی پابندی لازم ہے۔

آپ نے فرمایا آپ کو خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنا چاہیئے اور اپنے بچّوں کی تربیت اِس طرح کرنی چاہیئے کہ وہ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں، بچّے اپنی ضروریات کم کر کے چندہ دیں۔ آپ نے خاص طور پر وقفِ جدید ناصرات کے چندہ کی ادائیگی کی طرف بچیوں کو توجہ دلائی۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتی ہوں کہ آپ میں باہمی تعاون کا جذبہ فروغ پائے اور آپ اپنے آپ کو جماعتِ احمدیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود بنائیں۔

اختتامی خطاب کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ بعد ازاں عہد نامہ دہرانے اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(مرتبہ: امۃ النصیر ارشد ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہِ نومبر ۱۹۷۷ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "خلافتِ حقّہ اسلامیہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدینِ کرام ہر خادم سے اس کا مطالعہ کرائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لادیں

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز